انجمنِ اقوام متّحدہ کی خدمات

انجمن اقوام متحدہ ساری دنیا کے انسانوں کو قریب لانے، باہمی دلچسپی کے مسائل حل کرنے، ترقیاتی منصوبوں میں مِل جُل کر کام کرنے، دنیا کو جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنے اور حصولِ امن وغیرہ کے قابلِ قدر کام انجام دے رہی ہے۔

اب دنیا میں بھوکے، بیمار، غریب اور ان پڑھ لوگ اس بات سے واقف ہو چکے ہیں کہ اگر انھیں خود نہیں تو ان کے بچوں کو بہتر اور زیادہ سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیے حکومتوں نے مِل جُل کر مختلف پروگرام مرتب کیے ہیں۔

وہ قومیں جو زیادہ خوش حال ہیں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ان کی خوش حالی دوسری قوموں کی خوش حالی سے الگ نہیں کی جا سکتی۔

(اس سلسلے میں انجمن اقوام متحدہ نے ایک دس سالہ منصوبہ بھی بنایا ہے جس سے کم ترقی یافتہ ممالک کی سالانہ آمدنی میں کم از کم ۵ فیصدی کا اضافہ ہو جائے۔ کم ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کی معاشی بہبود کی غرض سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی تاکہ بین الاقوامی تجارت کو ترقی دی جائے۔)

(۱) یہ ادارہ کم ترقی یافتہ ملکوں کو فنّی مدد دے رہا ہے۔ جسے وہ اپنے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان کا معیارِ زندگی بلند کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ (۱)

(۵) جنوری ۱۹۵۹ء میں اقوام متحدہ کے ادارۂ خوراک و زراعت کا عالمی پروگرام مرتب کیا گیا۔ بہت سے انسان آج بھی مناسب تعلیم، خوراک، کپڑا اور علاج معالجے کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ اس صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے اقوام متحدہ کے مختلف ادارے اپنی مدد آپ کرنے اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے کے اصولوں کے ذریعے معاشرتی ترقی کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔ (۲)

سوالات

۱۔ کم ترقی یافتہ ممالک کے لیے انجمن اقوام متحدہ کیا کام کر رہی ہے؟

۲۔ انجمن اقوام متحدہ کے مختلف ادارے کیا کیا کام کر رہے ہیں؟

انجمن اقوام متحدہ کی خدمات

کم ترقی یافتہ ممالک کے لیے انجمن اقوام متحدہ کیا کام کر رہی ہے؟

انجمن اقوام متحدہ کم ترقی یافتہ ممالک کو فنی مدد فراہم کرتا ہے۔ جیسے وہ اپنے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے اور اُن کا معیارِ زندگی بلند کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔
اقوام متحدہ نے کم ترقی یافتہ ممالک کے لیے ایک دس سالہ منصوبہ بھی بنایا ہے۔ جس سے ان ممالک کی سالانہ آمدنی میں کم از کم ۵ فیصد کا اضافہ ہوگا۔ کم ترقی یافتہ ممالک کی معاشی بہبود کے لیے ایک کانفرنس منعقد کی گئی تاکہ بین الاقوامی تجارت میں اضافہ ہو۔

انجمن اقوام متحدہ کے مختلف ادارے کیا کیا کام کر رہے ہیں؟

اقوام متحدہ کے ادارے انسانوں کو قریب لانے، باہمی دلچسپی کے مسائل حل کرنے، ترقیاتی منصوبوں میں مل جل کر کام کرنے، دنیا کو تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنے اور حصولِ امن وغیرہ کے قابلِ قدر کام انجام دے رہی ہے۔ اقوام متحدہ نے کم ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کے لیے دس سالہ ترقیاتی پروگرام مرتب کیے ہیں۔ ادارہ خوراک و زراعت نے عالمی پروگرام مرتب کیا ہے۔

احساسِ فرض

اس کرۂ ارض پر بڑی تعداد میں انسان آباد ہیں جو اپنے جغرافیائی ماحول، رنگ روپ، قد و قامت، زبان اور مذہب کے اعتبار سے ہم سے مختلف ہونے کے باوجود ضروریات، جذبات اور احساسات کے اعتبار سے ہم جیسے ہی ہیں۔ بھوک، پیاس سب محسوس کرتے ہیں۔ خوشی، غم، آرام، تکلیف سب کے لیے یکساں ہے۔

بغیر کھائے کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ بغیر لباس کوئی موسم کی شدت برداشت نہیں کر سکتا۔ بغیر مکان کے جان و مال کی حفاظت ممکن نہیں۔ اس لیے غذا، لباس اور مکان انسان کی بنیادی ضروریات قرار پائیں اور ان ضروریات پر انسان کا حق تسلیم کیا گیا۔

غذا ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ بچپن میں اس کی فراہمی والدین کے ذمّے ہوتی ہے۔ بڑے ہونے پر معاشرہ یا حکومت ان بنیادی ضروریات کی فراہمی میں ہمارے ساتھ تعاون کرتی ہے۔

تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ ضروریاتِ زندگی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس طرح تعلیم، صحت، پیشہ کا انتخاب، روزگار کی فراہمی، تحریر و تقریر کی آزادی بھی انسان کے حقوق قرار پائے۔

انسان جب تک تجربے سے نہیں گزرتا اسے دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کا احساس نہیں ہوتا۔ ابھی جب پانی نہیں ملتا تو پیاسے کی کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔ جب کھانے کو نہیں ملتا تو بھوکے کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب موسم کی شدت کا تجربہ ہوتا ہے تو لباس کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور جب عدم تحفظ سے دوچار ہوتے ہیں تو گھر کی عافیت یاد آتی ہے۔ بنیادی ضروریات کی طرح دیگر ضروریات کا احساس بھی تجربے سے ہوتا ہے۔

جب ہمیں اسکول میں داخلہ نہیں ملتا یا کتابیں خریدنے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تو تعلیم سے محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ علم و ہنر کے حصول کے بعد اگر روزگار میسر نہ آئے تو احساسِ محرومی ستاتا ہے اور حقوق حاصل نہ ہونے کی خلش رہتی ہے۔

ان تجربات سے گزر کر انسان بے ساختہ بھوکے، پیاسے، ننگے اور بے گھر لوگوں کے لیے ان کی ضروریات کی فراہمی پر آمادہ ہوتا ہے۔ ان چیزوں پر ان کے حق اور اپنی استعداد کے مطابق ان کی فراہمی کو اپنا فرض تسلیم کرتا ہے۔ مذکورہ حقوق "انسانی حقوق" کہلاتے ہیں ان کے علاوہ کچھ قانونی حقوق اور فرائض بھی ہوتے ہیں۔

جب انسانوں کا گروہ ایک جگہ اکٹھا ہو کر رہتا ہے تو ان کی ضرورتیں، انھیں تکلیف اور آرام پہنچانے والی باتیں سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اس مجموعی خواہش کے تحت قانون مرتب کیے جاتے ہیں جو کہ گروہ انسانی اپنے اوپر خود نافذ کرتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔ قانونی حقوق و فرائض ہر ملک کے اپنی اپنی ضروریات کے مطابق جدا جدا ہوتے ہیں۔ ان اخلاقی اور قانونی حقوق و فرائض پر عمل درآمد معاشرے کو خوشگوار زندگی گزارنے کا موقع دیتا ہے۔

احساسِ فرض کے تحت ہم کسی ضرورت مند کی مدد پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی مدد کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس وقت یہ احتیاط لازم ہے کہ ہم مدد کے طلب گار کی اس طرح مدد کریں کہ اس کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ہم مدد کے طالب کو اس قابل بنانے کی کوشش کریں کہ وہ اپنی ضرورت خود پوری کر سکے۔ یہ مدد کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

اتنی بڑی دنیا میں کتنے لوگ مشکلات سے دوچار ہوں گے۔ ہم تن تنہا ہر ایک کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے مقامی، ملکی اور عالمی سطح پر رفاہی انجمنیں قائم ہیں۔ ان انجمنوں سے تعاون کرنا ایسا ہی ہے جیسا ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا۔ یہ انجمنیں دنیا کے بھوکے افراد کو غذا، بچوں کو دودھ اور تعلیم کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔ ویسے روزمرہ کے معاملات میں ہمیں اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا احترام لازم ہے۔ یہی انسانیت ہے اور یہی شرافت کی دلیل ہے۔

سوالات

۱۔ انسانوں کی بنیادی ضروریات کیا کیا ہیں ؟

۲۔ انسان کو فرض کا احساس کس وقت ہوتا ہے ؟

۳۔ فرائض کی دو قسمیں کون کون سی ہیں ؟

۴۔ رفاہی انجمنوں سے تعاون کیوں کرنا چاہیے ؟

احساسِ فرض

انسانوں کی بنیادی ضروریات کیا کیا ہیں؟

اِس کرۂ ارض پر بے شمار انسان آباد ہیں۔ اُن کی مختلف قسم کی ضروریاتِ زندگی ہیں۔ کوئی انسان خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ موسم کی شدت سے بچنے کے لئے اُسے لباس کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اور اُس کے جان و مال کی حفاظت کے لئے اُسے مکان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس لئے غذا، لباس اور مکان انسان کی بنیادی ضروریات قرار پائی ہیں۔

انسان کو فرض کا احساس کس وقت ہوتا ہے؟

جب تک کوئی انسان تجربے سے نہیں گزرتا۔ اُسے دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کا احساس نہیں ہوتا۔ جب پانی نہیں ملتا تو پیاس کی کیفیت کا احساس ہوتا ہے۔ جب کھانے کو نہیں ملتا تو بھوک کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب موسم کی شدت کا تجربہ ہوتا ہے تو لباس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ لہٰذا انسان کو فرائض کا احساس تجربے سے ہی ہوتا ہے۔

فرائض کی دو قسمیں کون کون سی ہیں؟

فرائض کی دو اقسام میں سے ایک "قانونی فرائض" ہیں۔ اور دوسری قسم "اخلاقی فرائض" ہیں۔

رفاہی انجمنوں سے تعاون کیوں کرنا چاہیے؟

رفاہی انجمنوں سے تعاون کرنا اس لیے ضروری ہے کہ یہ دنیا میں غریب، ضرورت مند لوگوں کی ضرورت کو پورا کرتی ہیں۔ ہمیں ملکی، بین الاقوامی اور مقامی انجمنوں کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔ یہ انجمنیں دنیا کے بھوکے افراد کو غذا، بچوں کو دودھ اور تعلیم کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔

پاکستان

ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا اپنا گھر ہو جس میں وہ بغیر کسی خوف اور اندیشے کے زندگی بسر کر سکے۔ پاکستان ہمارے لیے یہی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم اس ملک میں بغیر کسی خوف و اندیشے کے اپنی تمام ضروریاتِ زندگی حاصل کرتے ہیں۔

اگر اس ملک کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہاں کے باشندے ایک عرصے سے اپنی آزادی اور حقوق کے تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ کیوں کہ سیاسی زندگی اور معاشی حالات اتنے مثالی تھے کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ لیکن رفتہ رفتہ ہمارے حکمرانوں کی غفلت اور کوتاہی کی بنا پر انگریز جو یہاں تجارت کر رہے تھے انھوں نے سیاسی معاملات میں حصہ لینا شروع کیا۔ اور آخر حکمراں بن بیٹھے۔ انہوں نے ہمارے حقوق اس طرح سلب کر لیے کہ ہم اپنے ہی ملک میں اجنبی بن کر رہ گئے۔ ان بیرونی حکمرانوں نے زیادہ تر ہمارا معاشی استحصال کیا اور ہماری مالی حالت اس حد تک کمزور کر دی کہ ہم دو وقت کی روٹی کے لیے ان کی نظرِ کرم کے محتاج ہو کر رہ گئے۔

ملازمتوں میں یہ حکمراں صرف انھی لوگوں کو اپنی توجہ کا مستحق سمجھتے تھے جو ان کے لیے کسی نہ کسی طرح سودمند ہوں۔ اسی طرح تعلیمی میدان میں ہماری صدیوں پرانی روایات کو ریزہ ریزہ کر ڈالا اور ہمیں ایک ایسی تعلیمی ڈگر پر ڈال دیا گیا جس کے تحت ان بیرونی حکمرانوں کے لیے ایسے لوگ پیدا کرنا تھے جو ہمارے معاشی استحصال میں ان کے مددگار ثابت ہوں۔ یہ تعلیم یافتہ طبقہ ہمارے لیے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوا۔ لیکن علم کی روشنی اپنے اثرات دکھاتی ہے۔ اس تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں نے محسوس کیا کہ ان کے اہلِ وطن کس کرب و پریشانی کا شکار ہیں اور انھیں کس طرح اس سے نجات دلائی جائے۔

برصغیر میں رہنے والے تمام تعلیم یافتہ لوگوں نے در پردہ اور علانیہ ان بیرونی حکمرانوں کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کا آغاز کیا۔ یہاں کوئی ایک دوسرے کا حریف نہ تھا بلکہ سب ایک دوسرے کے شانہ بشانہ انگریزوں کے خلاف متحد ہو کر آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے۔

13.03.13

بالآخر شدید مصائب، قید و بند کی صعوبتوں، جان و مال کی قربانیوں کے بعد اس مملکت پاکستان کا حاصل کرنا ممکن ہوا اور آخر کار ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر ایک آزاد اور خود مختار مملکت ابھر کر سامنے آئی۔ اس جدوجہد کا نتیجہ ہماری آزاد مملکت کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ جس میں ہمیں اپنے وہ تمام حقوق جو سلب کر لیے گئے تھے آج ان تمام حقوق کے ساتھ ہم ایک آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔) ہم معاشی طور پر کسی کے پابند نہیں۔ سیاسی طور پر کسی غیر کا تسلط نہیں اور تعلیمی میدان میں ہم اپنے ملک کی ضروریات کے تحت آزادی سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(غرض آزادی کے بعد ہم نے اپنی معاشی آزادی، اپنا سیاسی تشخص اور تقریر و تحریر کی آزادی حاصل کر لی۔) 3

سوالات

۱۔ انگریزوں کی آمد سے قبل ہمارے ملک کی حالت کیسی تھی؟
۲۔ انگریزوں کی حکمرانی کے دوران ہماری کیا حالت تھی؟
۳۔ آزادی کے بعد کیا کیا حقوق حاصل ہوئے؟

پاکستان

1 انگریزوں کی آمد سے قبل ہمارے ملک کی حالت کیسی تھی؟

ج انگریزوں کی آمد سے پہلے مسلمان ایک عرصے سے اپنی آزادی اور حقوق کے تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ مسلمانوں کی سیاسی زندگی بھی بے مثال تھی۔ اور ان کے معاشی حالات اتنے مثالی تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

2 انگریزوں کی حکمرانی کے دوران ہماری کیا حالت تھی؟

ج انگریزوں کی حکمرانی کے دوران مسلمانوں کی حالت دگرگوں تھی۔ حکمرانوں کی غفلت اور کوتاہی سے انگریزوں نے تجارت شروع کر دی۔ اور مسلمانوں کی سیاست میں مداخلت شروع کر دی۔ انگریزوں نے مسلمانوں کے حقوق سلب کر لیے۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ بہت کم تھا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کا معاشی استحصال بھی کیا۔

3 آزادی کے بعد کیا کیا حقوق حاصل ہوئے؟

ج 14 اگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آیا۔ پاکستان ایک آزاد، خود مختار ریاست کے طور پر معرض وجود میں آیا۔ آزادی کے بعد ہمارے جو حقوق سلب کر لیے گئے تھے وہ تمام حقوق مسلمانوں نے حاصل کر لیے۔ اس طرح مسلمانوں نے معاشی آزادی، سیاسی تشخص اور تقریر و تحریر کی آزادی حاصل کر لی۔